سرکاری رپورٹ

چھٹا بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲۔	تعزیت - دعاء مغفرت	۳
۳۔	وقفہ سوالات	۳
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۱۲
۵۔	تحریک التواء نمبر ۵ منجانب محمد عطاء اللہ (قرارداد کی شکل میں منظور ہوئی)	۱۳
۶۔	بلوچستان پبلک سروس کمیشن (ترمیمی) نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۷۴ء (نامنظور)	۲۰
۷۔	غیر منقولہ جائیداد کے حصول کا مسودہ قانون نمبر ۱۱ (منظور)	۲۰
۸۔	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ	

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جناب اسپیکر ------ عبدالوحید بلوچ
جناب ڈپٹی اسپیکر ------ مسٹرارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

سیکریٹری اسمبلی ------ محمد اختر حسین خان
جوائنٹ سیکریٹری ------ محمد افضل

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا / بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۹۴ء بمطابق ۲۹ محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری

(بروز یکشنبہ)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر

بوقت ساڑھے تین بجے سہ پہر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ
رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ہ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ
لِيَوْمٍ لَّارَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَايُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ہ

ترجمہ :- اے پروردگار ہمارے مت کج کر دلوں ہمارے کو پیچھے اس کے کہ راہ دکھائی تو نے ہم کو اور دے ڈال ہم کو اپنے پاس سے رحمت تحقیق تو ہی ہے۔ ڈالنے

باقی بالکل صحیح نہیں لکھا ہوا ہے

کوئٹہ میں ہونے والی طوفانی بارش میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! سب سے پہلے طوفانی بارش میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ہونی چاہیے۔

جناب اسپیکر :- مولانا صاحب دعا فرمائیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

وقفہ سوالات

عبدالوحید بلوچ (جناب اسپیکر) :- سردار چاکر خان ڈومکی صاحب اپنا سوال نمبر ۱۸۰ دریافت فرمائیں۔

سردار چاکر خان ڈومکی :- کوئی ضمنی نہیں ہے۔

وزیر تعلیم :- مہربانی

X ۱۸۰ **سردار میر چارکر خان ڈومکی** :- کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

گورنمنٹ ہائی اسکول ضلع بولان میں اساتذہ کی منظور شدہ آسامیوں کی تعداد کس قدر ہے نیز مذکورہ آسامیوں پر فی الحال کتنے اساتذہ کام کررہے ہیں اور منظور شدہ آسامیوں کے پیش نظر کس قدر اساتذہ کی کمی ہے اور اس کمی کو کب پورا کیا جائے گا۔ تفصیل دی جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم) :- گورنمنٹ ہائی اسکول بھاگ ضلع بولان میں اساتذہ کی منظور شدہ آسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

۱- ہیڈماسٹر	=	۱

۲- ایس ایس ٹی (جنرل)	=	۴
۳- ایس ایس ٹی (سائنس)	=	۲
۴- جے-ای-ٹی	=	۴
۵- ڈرائنگ ماسٹر	=	۱
۶- پی-ٹی-آئی	=	۱
۷- جونیئر عربک ٹیچر	=	۱

مندرجہ بالا تمام آسامیوں پر اساتذہ کام کر رہے ہیں اور کوئی آسامی خالی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر :- سردار چاکر خان ڈومکی صاحب اپنا سوال نمبر ۱۸۱ دریافت فرمائیں۔

وزیر تعلیم :- جواب پیش خدمت ہے۔

سردار چاکر خان ڈومکی :- میر گزارش ہے اسپیکر صاحب اس سوال کا مجھے ادھورا جواب دیا گیا ہے حالانکہ یہ میرا پریویلیج privilege ہے کہ جو کاپی جس کا جتنا بھی موٹا ضمیمہ ہو اس کی ایک کاپی یہاں رکھنا چاہیے تھی میری میز پر تاکہ میں اس پر ضمنی سوال کر سکتا اب کاپی لائبریری میں پڑی ہے اور میں یہاں بیٹھا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ اس سوال کو اگلے سیشن کے لئے کانٹینیو continue قرار دیا جائے تاکہ میری تسلی ہو۔

وزیر تعلیم :- ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس پر

جناب اسپیکر :- اگلے اجلاس میں اس سوال کو دوبارہ لایا جائے۔

جناب اسپیکر :- سردار چاکر خان ڈومکی صاحب اپنا سوال نمبر ۱۸۲ دریافت فرمائیں۔

X ۱۸۱ **سردار میر چاکر خان ڈومکی :-** کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

نصیر آباد ڈویژن میں پرائمری سطح تک کل کس قدر اسکول کن کن علاقوں میں واقع ہیں اور ان اسکولوں میں کون کون سے اساتذہ متعین ہیں اساتذہ کے نام اصل جائے سکونت ' تعلیمی قابلیت اور جائے تعیناتی سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر تعلیم :- نصیر آباد ڈویژن میں مندرجہ ذیل اضلاع شامل ہیں۔

۱۔ ضلع نصیر آباد ۲۔ ضلع جعفر آباد ۳۔ ضلع بولان ۴۔ ضلع جھل مگسی

ہر ضلع میں پرائمری سطح کے اسکولوں کی تعداد یوں ہے۔

۱۔ نصیر آباد	۱۳۶	۳۲
۲۔ جعفر آباد	۲۹۳	۱۰۳
۳۔ بولان	۲۸۵	۲۰
۴۔ جھل مگسی	۱۱۳	۲۰
کل میزانیہ	۸۲۷	۱۷۵

ان اسکولوں میں پرائمری اساتذہ متعین ہیں ان اساتذہ کی جائے سکونت ان کے اپنے ضلع کے لوکل باشندے ہیں تمام پرائمری اساتذہ کی قابلیت میٹرک اور پی ٹی سی۔پی ٹی اے سی کا کورس کیئے ہوئے ہیں۔ان کی جائے تعیناتی اپنے اپنے گاؤں میں ہے۔گاؤں کا نام ضلع کی فہرست میں دیا گیا ہے جو کہ اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

X ۱۸۲ سردار میر چاکر خان ڈومکی :- کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) نصیر آباد ڈویژن میں لڑکیوں کے لئے کل کتنے ہائی اسکول 'مڈل اسکول اور پرائمری اسکول موجود ہیں ان اسکولوں میں کس قدر خواتین استانیاں تعینات ہیں کس قدر اسکولوں میں خواتین اساتذہ موجود نہیں ہیں۔

(ب) جن اسکولوں میں استانیوں کی کمی ہے یا تعینات نہیں کی گئی ہیں تو اس کمی کو کب پورا کیا جائے گا نیز متعین اساتذہ کے نام ' اصل جائے سکونت اور جائے تعیناتی سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر تعلیم :- نصیر آباد ڈویژن میں لڑکیوں کے تیرہ مڈل اور سات ہائی اسکول ہیں۔ ان اسکولوں میں تعینات خواتین اساتذہ کی تفصیل متعلقہ ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر(زنانہ) معلوم کی جارہی ہے اور جلد ہی بتا دی جائے گی۔ نیز نصیر آباد ڈویژن میں خواتین اساتذہ کی درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

۱-	ایس ایس ٹی (جنرل)	= ۱۷
۲-	ایس ایس ٹی (سائنس)	= ۱۹
۳-	ایس ایس ٹی (ٹیک)	= ۱
۴-	جونیر انگلش ٹیچر	= ۲۴
۵-	سینئر عربک ٹیچر	= ۱
۶-	جونیر عربک ٹیچر	= ۱۱
۷-	ڈرائنگ مسٹریس	= ۲۱
۸-	پی ٹی آئی	= ۱۷
۹-	معلم القرآن	= ۲

نصیر آباد ڈویژن میں مندرجہ ذیل اضلاع شامل ہیں۔

۱- ضلع نصیر آباد ۲- ضلع جعفر آباد
۳- ضلع بولان ۴- ضلع جھل مگسی

ہر ضلع میں لڑکیوں کے لئے ہائی اسکول' مڈل اسکول اور پرائمری اسکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	ہائی اسکول	مڈل اسکول	پرائمری اسکول
۱۔	نصیر آباد	۱	صفر	۳۲
۲۔	جعفر آباد	۲	۴	۱۰۲
۳۔	بولان	۳	۵	۲۰
۴۔	جھل مگسی	۱	۲	۲۰
	کل میزان	۷	۱۱	۱۷۴

ان تمام اضلاع میں خواتین استانیاں اس قدر تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اضلاع	ہائی اسکولوں میں تعینات شدہ اساتذہ	مڈل اسکول میں تعینات شدہ خواتین کی تعداد	پرائمری اسکولوں میں تعینات شدہ خواتین اساتذہ کی تعداد
۱۔	نصیر آباد	۱۱	۵	۴۳
۲۔	جعفر آباد	۱۱	۳۲	۱۷۰
۳۔	بولان	۲۲	۳۴	۸۰
۴۔	جھل مگسی	۷	۱۰	۵۷
	کل میزان	۵۱	۸۱	۳۵۰

نصیر آباد ڈویژن میں کل (۲۰) گرلز اسکول بند ہیں اس وجہ سے خواتین اساتذہ اسکولوں میں موجود نہیں ہیں۔

ایسے گرلز مدارس جہاں خواتین اساتذہ دستیاب نہیں ہیں اس کے لئے حکومت نے خواتین کی تعلیمی قابلیت میں تخفیف کی ہے اب مڈل پاس کو بھی لگایا جاسکتا ہے اور عمر کی حد میں تخفیف ہوتی ہے جس دیہات میں مڈل پاس لڑکی موجود ہے اور اس کی عمر ۱۴ تا ۱۵ سال ہے اسے تعینات کیا جارہا ہے۔ اس طرح دیہی ترقیاتی پروگرام برائے گرلز مدارس کا برائے توسیع

گرلز مدارس کے پروگرام شروع کیا جاچکا ہے ۔ اب تک بلوچستان بھر میں ۶۰۰ دیہاتوں کا سروے کیا جاچکا ہے اور ۶۰۰ گرلز پرائمری اسکول ایسے دیہاتوں میں کھولے جاچکے ہیں جہاں مڈل پاس یا میٹرک پاس لڑکیاں موجود تھیں ۔ آئندہ سال تک مزید ۱۰۰ گرلز پرائمری مدارس اس پروگرام کے تحت کھولے جائیں گے نیز متعین اساتذہ کے نام اور اصل جائے سکونت اور جائے تعیناتی اپنے اپنے گاؤں میں ہے ۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی :- جناب اس کی بھی یہی پوزیشن ہے وہ تو ایک ضمنی سوال تھا وہاں پڑا ہے ۔ سارا سوال ادھورا پڑا ہے ۔ اس کا بھی جواب تفصیلاً مجھے گلے اجلاس میں دیا جائے ۔ تاکہ میری تسلی ہو ۔

جناب اسپیکر :- آپ کے خیال میں کیا چیز ہے اس میں ؟

سردار میر چاکر خان ڈومکی :- نہیں جی سارا جواب ادھورا ہے ۔ کل تین سو استانیاں ہیں ان کے لئے بھی جائے سکونت یہ وہ ان کی اپائنٹمنٹ وغیرہ کا کوئی جواب نہی ں ہے آپ دیکھ لیں سوال میں نے پڑھ لیا ہے ۔

وزیر تعلیم :- نہیں جی اسپیکر صاحب ! سردار صاحب اگر آپ کہتے ہیں وہ تمام تفصیلات جو خواتین اس وقت ان کے نام اگر آپ چاہتے ہیں ۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی :- جی ان کی جائے سکونت اور تعیناتی کی جگہ بتائی جائے ان میں ایسی بچیاں ہیں جو بالکل اسکول آتی نہیں ہیں دوسری ضلعوں سے اور ان کی تقرری یہیں ہے یہ چھوٹا سا سوال ہے جس میں نے ایک ڈویژن کے لئے کہا ہے پورے بلوچستان کے لئے اگر کرتا تو اور بات تھی ۔

وزیر تعلیم :- ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی :- میں یہ عرض کرونگا کہ اگلے سیشن میں میری تسلی

کرائی جائے اور میرے اس سوال کو کانٹینیو رکھا جائے۔

وزیر تعلیم :- میں تھوڑی سی عرض کروں۔ اگر وہ تصفیہ مانگتے ہیں تو یہ ڈیپارٹمنٹ کو لکھیں وہ جو سردار صاحب پوچھ رہے ہیں شاید سردار صاحب کی بات ڈیپارٹمنٹ نہیں سمجھ رہا ہے وہ سمجھتا ہے کہ جن اساتذہ کی تعیناتی ہوئی ہے وہ کس ڈسٹرکٹ سے تعلق رکھتے ہیں ان کی تفصیلات چاہیں۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی :- میں نے بھی یہی سوال کیا ہے کہ نام اور ان کی جائے سکونت میں نے پوچھی ہے۔

وزیر تعلیم :- ٹھیک ہے سردار صاحب

جناب اسپیکر :- بہرحال جو بھی سوال پوچھا جائے وزراء صاحبان اس کا مکمل جواب دیا کریں۔

وزیر تعلیم :- جناب اسپیکر صاحب! اس میں ذرا یہ ہے کہ مثلاً سوال میں ہے

(مداخلت)

سردار میر چاکر خان ڈومکی :- جناب اسپیکر! اس میں جائے سکونت اور ان کے نام پوچھے ہیں۔

وزیر تعلیم :- ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر :- سردار چاکر خان ڈومکی صاحب سوال نمبر ۱۸۳ دریافت فرمائیں۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی :- جناب اسپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۱۹۲ سردار اختر مینگل صاحب دریافت فرمائیں۔

X ۱۸۳ سردار میر چاکر خان ڈومکی :- کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گورنمنٹ ہائی اسکول بھاگ اور گوٹھ غلام نبی ضلع نصیر آباد کے لئے (ایس ' ایس ' ٹی) کی دو آسامیوں کی منظوری دی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی اسکول بھاگ کے علاوہ دیگر اسکولوں میں مذکورہ آسامیوں پر بدستور اساتذہ کام کررہے ہیں لیکن گورنمنٹ ہائی اسکول بھاگ میں (ایس ' ایس ' ٹی) کی آسامی کو ایک بار جزوی طور پر پر کیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں اس آسامی کو ختم کردیا گیا۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو گونمنٹ ہائی اسکول بھاگ برائے طلباء ضلع بولان میں (ایس ' ایس ' ٹی) کی آسامی کو ختم کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر تعلیم :- (الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے رواں مالی سال کے دوران ایس ایس ٹی (جنرل) کی ایک آسامی گورنمنٹ ہائی اسکول بھاگ کو جاری کی تھی۔ جبکہ گوٹھ غلام نبی کے لئے ایس ایس ٹی کی آسامی کی منظوری نہیں دی گئی تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہائی اسکول بھاگ میں ڈی۔ ای۔ او بولان نے عارضی طور پر ایک ایس ایس ٹی کی تعیناتی کی تھی۔ لیکن چونکہ اس آسامی کو قواعد و ضوابط کے مطابق پر کرنا تھا۔ اس لئے مذکورہ استاد کو اس کی اصل جگہ پر بھجوا دیا گیا۔ اب اس آسامی کو نئے منتخب اساتذہ میں سے پر کیا جائے گا۔

(ج) اس آسامی کو ختم نہیں کیا گیا ہے۔

نام ڈویژن	ایس ایس ٹی جنرل (مرد)	ایس ایس ٹی سائنس (مرد)
۱۔ کوئٹہ	۱۷	۳

۲- سبی	۵	-
۳- ژوب	۵	۲
۴- قلات	٦	۲
۵- نصیر آباد	۵	-
٦-	مکران ڈویژن میں مرد ایس ایس ٹی کی تعیناتی بعد میں کی جائے گی۔	

	ایس ایس ٹی جنرل (خواتین)	ایس ایس ٹی سائنس (خواتین)
۱- کوئٹہ	۱	-
۲- سبی	۳	-
۳- ژوب	۳	۳
۴- قلات	۱	-
۵- نصیر آباد	-	-
٦- مکران	-	۱

سردار محمد اختر مینگل :- کیا وزیر تعلیم ازراہ کرام مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام ڈویژنوں میں ایس۔ایس۔ٹی کی خالی آسامیوں کو اخبارات میں مشتہر کیا گیا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک بلوچستان کے کتنے ڈویژنوں میں ایس ایس ٹی تعینات نہیں کئے گئے ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم :- (الف) نظامت تعلیم نے صوبہ بلوچستان کے تمام ڈویژنوں کے لئے ایس ایس ٹی کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہار دیئے تھے۔

(ب) بلوچستان کے مندرجہ ذیل ڈویژنوں میں ۵۹ امیدواروں کی تقرری بحیثیت ایس ایس ٹی جنرل / سائنس عمل میں لائی گئی ہیں اور بقایا امیدواروں کی تعیناتی حکومت بلوچستان کے

پاس زیر غور ہے۔

سردار محمد اختر مینگل :- (ضمنی سوال) کیا وزیر موصوف صاحب بتائینگے کہ سوائے مکران ڈویژن کے کوئی تعیناتی نہیں کی گئی۔ اس کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم :- اس کی وجوہات کچھ نہیں تھیں جو بات تھی وہ یہ کہ ہم نے محسوس کیا تھا کہ جو ایڈورٹائزمنٹ آئی تی اور ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں چونکہ انٹرویوز ہوئے تھے بہتر سے کینڈیڈیٹ تھے وہ رہ گئے تھے اس لئے ہم نے دوبارہ اشتہار دیئے اور انٹرویوز کروائے کوئی اور وجہ نہیں تھی۔

سردار محمد اختر مینگل :- جناب وزیر موصوف سے میری دوسری عرض یہ ہے کہ مکران ڈویژن میں جو پانچ آدمی اپوائنٹ ہوئے تھے یعنی مسٹر محمد حسن، عبدالرؤف۔ کریم داد عبدالحمید اور ناصر حامد۔

وزیر تعلیم :- وہ ہم نے کینسل کئے تھے سردار صاحب انٹرویو ہم نے لئے ہیں اگر کوئی کوالیفائی کرتا ہے تو ہم اسے رکھیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل :- نہیں یہ جو سمری بنائی گئی تھی اس میں آپ ہی کے قلم سے لکھا ہے ڈاکٹر صاحب کہ Approved except Mekran Division ان سے ڈویژنز کا اپروو ہوا ہے۔ سوائے مکران ڈویژن کے۔

وزیر تعلیم :- وجہ یہ تھی کہ میں نے محسوس کیا تھا کہ مکران ڈویژن میں پنجگور گوادر اور برابر تربت کے لڑکے جن کو آنا تھا جو کینڈیڈیٹ تھے وہ نہیں آئے لہٰذا میں نے اس کو کینسل کردیا۔

سردار محمد اختر مینگل :- تھینک یو

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر :- اب رخصت کی درخواستیں ۔ اگر کوئی ہوں تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- میر عبدالمجید بزنجو صوبائی وزیر نے بوجہ علالت آج کے جلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی :- نواب زادہ جنگیز خان مری وزیر کیمونیکشنز اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ نے بوجہ علالت آج کے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی :- سردار ثناءاللہ خان زھری وزیر بلدیات تھے کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں انہوں نے آج کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی :- نوابزادہ گزین مری وزیر داخلہ نے بوجہ علالت آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- تحریک التواء نمبر ۵ مولانا محمد عطا اللہ صاحب پیش کریں۔ ایک اور

تحریک اسی نوعیت کی ہے۔ تحریک التواء نمبر۶ مولانا عبدالباری صاحب کی ہے۔ دنوں تحریکیں ایک ہی نوعیت کی ہیں کوئی بھی صاحب پیش کرسکتے ہیں۔

مولانا محمد عطاء اللہ :- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حالیہ سیلاب اور طوفان نے ضلع قلات اور ضلع مستونگ میں تباہی مچائی ہے۔ خصوصاً تحصیل کردگاب کو تباہ کردیا ہے۔ لوگوں کے ٹیوب، ویل سیلاب سے بھر گئے ہیں۔ فصلات پانی میں بہہ گئی ہیں اور مکانات منہدم ہوگئے ہیں اس طرح بلوچستان کے دیگر اضلاع میں بھی بارشوں اور سیلاب سے نقصانات ہوئے ہیں۔ کوئٹہ میں قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں کچلاک میں بند ٹوٹے ہیں یہ ایک اہم اور فوری نوئیت کا مسئلہ ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر :- التواء جو پیش کی گئی

حالیہ سیلاب اور طوفان نے ضلع قلات اور ضلع مستونگ میں تباہی مچائی ہے۔ خصوصاً تحصیل کردگاب کو تباہ کردیا ہے۔ لوگوں کے ٹیوب ویل سیلاب سے بھر گئے ہیں۔ فصلات پانی میں بہہ گئی ہیں اور مکانات منہدم ہوگئے ہیں اسی طرح بلوچستان کے دیگر اضلاع میں بھی بارشوں اور سیلاب سے نقصانات ہوئے ہیں۔

کوئٹہ میں قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں کچلاک میں بند ٹوٹے ہیں یہ ایک اہم اور فوری نوعیت کا مسئلہ ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر :- مولانا عبدالباری صاحب آپ اپنی تحریک التواء علیحدہ پیش کریں گے یا اس تحریک التواء سے متفق ہیں۔

مولانا عبدالباری :- اس سے ہی متفق ہوں۔

جناب اسپیکر :- مولانا محمد عطاء اللہ صاحب آپ اس تحریک التواء پر کچھ کہیں

گے۔

مولانا محمد عطاء اللہ :- جناب اسپیکر! موجودہ سیلاب کی وجہ سے جو نقصانات پورے صوبے میں ہوئے ہیں۔ تفصیلات وہاں کے لوگ خود جانتے ہیں لیکن جہاں تک کوئٹہ شہر کا تعلق ہے تو میرے خیال میں یہاں پر سارے ممبران اسمبلی یہاں پر موجود ہیں۔ سب نے اس کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔ تو جناب نقصانات کافی ہوئے ہیں خصوصاً ضلع مستونگ کے تحصیل کردگاب میں اس کا میرے حلقے سے تعلق بھی ہے۔ وہاں کافی نقصان ہوا ہے۔ تقریباً پوری ایک یونین کونسل کے جتنے وہاں ٹیوب ویل تھے اور فصلات تھیں سیلاب کی وجہ سے انھیں نقصان پہنچا ہے۔ کنویں منہدم ہوئے ہیں۔ پانی کی وجہ سے فصلات کا نام ونشان باقی نہیں رہا ہے۔ دیگر قلات کے حلقوں میں منگچر اور قلات کا اپنا ایریا ہے۔ ہر جگہ سے نقصانات کی اطلاع آرہی ہے۔ لہذا میں اس مسئلہ کو اہمیت دیتا ہوں کہ اس پر پوری بحث ہو جائے اور اس کے لئے کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ نقصانات کا اندازہ ہو سکے۔ جہاں بھی ہے صوبے کے جس اضلاع میں یہ نقصانات ہوئے ہیں ان کا پورا ازالہ کیا جائے اور ان لوگوں سے پورا تعاون کیا جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) :- ہم مرکز سے اس تحریک کو قرارداد کی شکل میں کنورٹ Convert کرکے پیش کریں اور مرکز سے کم از کم استدعا کریں کے کم از کم دس کروڑ ہمیں دیں۔ اس کے بعد بارشیں آئی ہیں تمام سیزن اور اگست کا مہینہ اس کے بعد پڑھ ہوا ہے۔ مرکز کوئی دس کروڑ روپے۔ آپ نہ ہنسں دس کروڑ روپے تو بہت معمولی بات ہے سائیں۔ کہ دس کروڑ روپے ہمیں کم از کم دے دیں ہنگامی بنیادوں پر تاکہ ہم جو تھوڑا آبی نقصانات ہوئے ہیں اس کا ازالہ کر سکیں۔ میں ایوان سے یہی استدعا کرتا ہوں مرکز سے ایک استدعا کے لئے اس تحریک التواء کو قرارداد میں تبدیل کریں اور مرکز سے ریکوسٹ کریں بہت مہربانی۔

جناب اسپیکر :- مولانا صاحب آپ قرارداد پر راضی ہیں۔ آپ اپنی تحریک التواء واپس لیتے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! اگر اس تحریک التواء پر بات ہو جائے یا کوئی تجاویز ہو جائیں۔

جناب اسپیکر :- جب یہ تحریک ایڈمیٹ ہوگی تو بحث بعد میں ہوگی۔

مولانا عبدالباری :- کیونکہ اس دن جب میں نے تحریک پیش کی آپ لوگوں نے قرارداد پر ٹرانسفر نہیں کی۔ لیکن ٹھیک ہے یہ ہمیں منظور ہے۔

جناب اسپیکر :- کیا؟

مولانا عبدالباری :- جناب والا! یہ کہ تحریک التواء قرارداد پر ٹرانسفر کریں۔ اس دن کا گلہ رہ گیا۔

جناب اسپیکر :- قرارداد کے لئے علیحدہ نوٹس دینا پڑے گا۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! اس کے لئے علیحدہ نوٹس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس دن جب سردار صاحب نصیر آباد کے پانی کا مسئلہ تحریک التواء پر لائے تھے تو آپ نے اس تحریک التواء کو قرارداد میں تبدیل کردیا تھا۔ جناب والا! یہ فوری نوعیت کا مسئلہ ہے اور سارے ایوان کا مسئلہ ہے میرے خیال میں اس میں کچھ ایسی بات تو نہیں ہے۔ مثال بھی ہماری اسمبلی میں موجود ہے اور روایت بھی موجود ہے۔

جناب اسپیکر :- کسی تحریک التواء کو تو ہم نے کنورٹ convert نہیں کیا ہے کسی قرارداد میں۔

مولانا عبدالباری :- سردار صاحب تحریک التواء لائے تھے نصیر آباد پانی کے

حوالے سے اور قرارداد بنی تھی۔

جناب اسپیکر :- بہر حال اگر ہاؤس اسے تبدیل کرتا ہے قرارداد کی شکل میں۔

مسٹر عبدالقہار خان ودان (وزیر) :- جناب اسپیکر! میرے خیال میں آپ کی جورسڈیکشن jurisdiction میں ہے۔ اگر سارے ممبران یہی چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- میں وہی کہہ رہا ہوں کہ ہاؤس اس کی اگر منظوری دیتا ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب والا! بس ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے۔

جناب اسپیکر :- ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

جناب ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) :- جناب اسپیکر صاحب! جس طرح مولانا صاحب نے فرمایا واقعی نقصانات بہت زیادہ ہوئے ہیں۔ خشک سالی سے باران رحمت کے لئے ہم لوگ دعا کر رہے تھے وہ زحمت بن گئی۔ اب یہ زحمت ہم لوگ کس حد تک برداشت کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مدد دیتا کہ ہم لوگ اس کا کفارہ کرسکیں اور اسے برداشت کرسکیں۔ جہاں تک اس گورنمنٹ کا تعلق ہے آج بھی ہم اس دورہ پر تھے۔ کل وزیر اعلیٰ صاحب کا دورہ ہے۔ مختلف علاقوں کا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے مختلف ڈپٹی کمشنر صاحبان کو اطلاع دی ہے سب جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں ان کا ڈیٹا کولیکٹ collect data کریں اور ریلف relief کے لئے فوری اقدامات کرنے جیسے tent کا دینا خیموں کا دینا۔ ڈوزر کا پرووائیڈ provide کرنا یہ ابھی شروع ہے۔ اس گورنمنٹ سے جتنی بھی مدد ہوسکتی ہے وہ اپنی فل اسپیڈ full speed پر شروع ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ نقصانات اتنے وسیع ہیں اس گورنمنٹ کے بس کی بات نہیں ہے۔ گورنمنٹ نے تو اپنی بھرپور کوشش جاری رکھے ہوئے ہے۔ لیکن میں اسمبلی کے باقی ساتھیوں سے استدعا کرتا ہوں کہ اس تحریک التواء کو کیوں ایک قرارداد کی شکل میں تبدیل نہ کریں۔ جب تک ہم مرکز سے

پوری امداد نہیں لیتے کیونکہ یہاں پر اتنے وسائل نہیں ہیں کہ اتنے وسیع نقصانات کا ہم ازالہ کر سکیں۔ جو ہم کر سکتے ہیں وہ تو ہم دن رات کر رہے ہیں اور متعلقہ ممبران بھی اپنے اپنے حلقوں میں چلیں گے اور ان کو جتنی بھی فوری ریلف relief ہو سکے کریں گے نقصانات کی لسٹ بھی پیش کریں گے ۔ لیکن ہم مرکز کے لئے اس تحریک التواء کو قرارداد میں کنورٹ Convert کریں گے۔

جناب اسپیکر :- مولانا عبدالباری اور مولانا محمد عطاء اللہ نے اپنی تحریک التواء کو واپس لے کر اس تحریک کو قرارداد کی شکل دی گئی اور وفاقی حکومت سے یہ درخواست کی جائے گی کہ حالیہ سیلاب میں جو نقصانات ہوئے ہیں ان کے ازالہ کے لئے بلوچستان کو کم از کم دس کروڑ روپے امدادی فنڈ میں دے گی اور یہ امید ہے کہ صوبائی حکومت بھی حالیہ سیلاب میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر رہی ہوگی۔

جناب اسپیکر :- سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

جناب اسپیکر :- وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی مسودہ قانون کی بابت تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون ایس اینڈ جی اے ڈی :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے ترمیمی مسودہ قانون نمبر۱۰ مصدرہ ۱۹۹۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اب وزیر ملازمت ھا و نظم و نسق عمومی مسودہ قانون کی وضاحت کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ملازمت ھا و نظم و نسق عمومی) :- جناب والا! ایکٹ ھذا کے تحت بلوچستان پبلک سروس کمیشن ۱۹۸۲ء کے رولز کے تحت (فرائض کارکردگی کے لئے قواعد نہیں ہیں اس لئے اس ایکٹ کو سندھ ایکٹ کے برابر لانے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ترمیم اور نئی ذیلی دفعہ کی اضافہ کیا جائے چنانچہ یہ مسودہ قانون پیش خدمت ہے۔

جناب اسپیکر :- کوئی اور رکن اس پر بولنا چاہتا ہے؟

جناب اسپیکر :- سوال یہ کہ تحریک منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اب مسودہ قانون کو کلاز وار زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر :- سوالیہ کہ کلاز نمبر۲ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ کہ تمہید کو مسودہ قانون ھذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز ۱ کو مسودہ قانون ھذا اجزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- وزیر ملازمت ھا و نظم و نسق عمومی اگلا تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ملازمت ھا و نظم و نسق و عمومی) :- جناب

اسپیکر! اپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر۱۰ مصدرہ ۱۹۹۴ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر۱۰ مصدرہ ۱۹۹۴ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- مسودہ قانون منظور ہوا۔

جناب اسپیکر :- وزیر مال مسودہ قانون کی بابت تحریک پیش کریں۔ بلوچستان غیر منقولہ جائیداد کے حصول کے ارض اختیارات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء (مسودہ قانون نمبر۱۱ مصدرہ ۱۹۹۴ء)

محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان غیر منقولہ جائیداد کے حصول کے (عارضی اختیارات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر۱۱ مصدرہ ۱۹۹۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان کے غیر منقولہ جائیداد کے حصول (کے عارضی اختیارات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر۱۱ مصدرہ ۱۹۹۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر :- مسودہ قانون کے بارے میں وزیر مال صاحب وضاحت فرمائیں۔

مسٹر محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- جناب والا! عدالت عظمیٰ پاکستان نے بلوچستان غیر منقولہ جائیداد کے حصول (عارضی اختیارات) کے ایکٹ ۱۹۰۶ء (ایکٹ ۷ مجریہ ۱۹۰۶ء) کو اسلام اور سنت کے مطابق بنانے کے لئے کچھ شرائط کی نشان دہی کی ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ اسے ۳۰ جون ۱۹۹۲ء سے نافذ کیا جائے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ایکٹ ھذا میں

ترمیم کی جائے چنانچہ اس مقصد کے لئے قانون سازی بنانا ضروری ہے۔ چنانچہ مسودہ قانون مرتب کر کے صوبائی اسمبلی میں غور خوض کے لئے پیش ہے۔

جناب اسپیکر :- کوئی اور صاحب تقریر کرنا چاہتا ہے؟

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اب مسودہ قانون ھذا کو کلاز وار لیا جائے گا۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور ی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۴ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۵ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظوز کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ تمہید کو مسودہ قانون ھذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- وزیر مال مسودہ قانون ھذا کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

مسٹر محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے غیر منقولہ جائیداد کے حصول کے (عارضی اختیارات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان غیر منقولہ جائیداد کے حصول (کے عارضی اختیارات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر۱۱ مصدرہ ۱۹۹۴ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- مسودہ قانون منظور ہوا۔

جناب اسپیکر :- پیشتر اس کے کہ سیکریٹری صاحب پرورو گیشن order prorogation آرڈر پڑھیں۔ میرے کچھ اس رواں اجلاس کے تاثرات ہیں۔

جناب اسپیکر :-

محترم قائد ایوان!

محترم قائد حزب اختلاف اور معزز اراکین اسمبلی

اس سے پہلے کہ بلوچستان اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے اختتام کا باضابطہ اعلان ہو میں اس اجلاس کے حوالے سے اپنے تاثرات اور جذبات اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا اور آپ کے

سامنے پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

یہ اسمبلی جمہوری عمل کے ذریعہ مئی ۱۹۷۲ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس وقت سے اب تک اس منتخب ادارے نے صوبے کی ترقی اور عوام کی فلاح و خوشحالی کے لئے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اور اس کے اجلاسوں میں کئی ایسے فیصلے کئے گئے ہیں جو ہماری پارلیمانی تاریخ کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔

موجودہ اجلاس کی اہمیت اور انفرادیت یہ ہے کہ بلوچستان اسمبلی کا طویل ترین اجلاس تھا۔ اس اجلاس کے دوران بے حد اہم اور مفید کاروائی انجام دی گئی۔ حکومت اور اس کے مختلف محکموں کی کارکردگی کے بارے میں بہت سے اہم سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ بہت سی اہم تحاریک کو نمٹایا گیا۔ کئی اہم قراردادیں منظور کی گئیں اور سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس اجلاس میں آئندہ مالی سال ۹۵-۱۹۹۴ء کا صوبائی بجٹ پیش کیا گیا جسے شاندار پارلیمانی روایات کے عین مطابق مختلف مراحل اور مباحث سے گزارنے کے بعد مثالی مفاہمت اور وحدت فکر و عمل کے ساتھ منظور کیا گیا۔ ہم اس بات پر فخر کر سکتے ہیں کہ صوبائی اسمبلی کے اس طویل ترین اجلاس کے دوران کوئی ایسی پریشان کن، سنگین اور ناخوشگوار صورتحال پیدا نہیں ہوئی جو اسمبلی کی بامقصد، مفید اور متوازن کارروائی پر اثر انداز ہو سکتی اور پارلیمانی عمل میں کسی قسم کے خلل یا رکاوٹ کا باعث بن سکتی۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ محترم قائد ایوان، محترم قائد حزب اختلاف محترم وزرائے کرام اور تمام دیگر ارکان اسمبلی نے گہری دلچسپی اور بھرپور احساس ذمہ داری کے ساتھ اسمبلی کی پوری کارروائی میں حصہ لیا اور اپنے اپنے حلقہ نیابت کے ووٹروں کی توقعات کی تکمیل کی۔

اس اجلاس کے دوران دونوں قابل احترام قائدین اور تمام معزز ارکان اسمبلی نے نہایت فکر انگیز، بصیرت افروز اور بامقصد تقاریر کے ذریعہ اجلاس کی مقصدیت کو اجاگر کر کے اس کا وقار بڑھایا اور پوری قوم کو اس حقیقت کا عملی ثبوت فراہم کیا کہ بلوچستان کے عوامی

نمائندے اپنے منصب کی اہمیت سے پوری طرح باخبر ہیں اور اس کے تقاضے پورے کرنے کا بھرپور جذبہ اور قابل قدر اہمیت اور صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس اعلیٰ کارکردگی پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مجھے خوشی ہے کہ اجلاس کے دوران پوچھے جانے والے سوالات کے سیر حاصل جوابات دیئے گئے۔ اس کے لئے تمام متعلقہ وزارتیں اور ان کے افسران اور ارکان عملہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اس طویل ترین اجلاس کے دوران ہمارے اخبارات اور نشریاتی اداروں نے بڑی جانفشانی ' محنت اور مثالی ذمہ داری کے ساتھ کارروائی کی درست اور حقیقت پسندانہ رپورٹنگ کرکے صوبے کے عوام اور صوبے سے باہر کے ہم وطنوں کو بلوچستان اسمبلی کی کارروائی سے باخبر رکھا۔ اس سلسلے میں میں ابلاغ عامہ کے تمام اداروں اور ان کے باصلاحیت کارکنوں کو ان کی قابل قدر کارکردگی پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ وہ آئندہ بھی اپنی پیشہ ورانہ مہارت کے اسی اعلیٰ معیار کو قائم رکھیں گے۔

یہ امر بھی میرے لئے گہرے اطمینان اور مسرت کا باعث ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے اس تاریخی اجلاس کے دوران اسمبلی کے تمام افسران اور ارکان عملہ نے بے مثال فرض شناسی اور بہترین احساس ذمہ داری کے ساتھ اعلیٰ ترین کارکردگی کا مظاہرہ کرکے پوری کارروائی میں مکمل استحکام اور ہمواری کو قائم رکھا۔ اس بہترین کارکردگی پر میں بلوچستان اسمبلی کے تمام افسران اور ارکان عملہ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں ضلعی انتظامیہ کا بھی مشکور ہوں جنھوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔

آخر میں میں ایک بار پھر ایوان کے دونوں حصوں کے قائدین ' ارکان اسمبلی اور تمام دوسرے متعلقہ حضرات کے شاندار تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی جانب سے انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اب سیکریٹری اسمبلی اجلاس کے التواء کے بارے میں گورنر بلوچستان کا حکم پڑھ کر

سنائیں۔

جناب اسپیکر :- اب سیکریٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنائیں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred by clause (b) of Article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I lt General Imran Ullah Khan, Governor Balochistan hereby proporgue the provincial Assembly of Balochistan on sunday the 10th July, 1994, after the session is over.

Rd sd/-

(Lt, General ~~(Limited)~~ Imarn Ullah Khan)

Government Balochistan.

جناب اسپیکر :- اب اجلاس کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کی جاتی ہے

(اجلاس کی کارروائی چار بجے شام غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہوگئی)